بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱
رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵
الفضل بِیَدِ اللہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
خطبہ نمبر (۵)
روزنامہ الفضل قادیان
یوم یک شنبہ
ایڈیٹر: غلام نبی
قیمت ایک آنہ

جلد ۳۰ | ۲۵ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش | ۷ محرم الحرام ۱۳۶۱ ھ | ۲۵ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۲

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ساڑھے پانچ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کھانسی اور نزلہ کی تکلیف ہے نیز بھوک بالکل بند ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

آج کسی قدر ترشح ہوا۔ مطلع ابھی ابر آلود ہے۔

خطبہ جمعہ

چندہ تحریک جدید سال ہشتم کے متعلق آخری اعلان

وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے تمام جماعتیں اور افراد اپنے وعدے مرکز میں پہونچا دیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش مطابق ۲۳ جنوری ۱۹۴۲ء

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں

کھانسی کی تکلیف

کی وجہ سے آج زیادہ نہیں بول سکتا۔ لیکن چونکہ تحریک جدید سال ہشتم کے وعدوں کی میعاد میں اب

صرف ایک ہفتہ

باقی رہ گیا ہے۔ یعنی ۳۱ جنوری کے ختم ہونے تک ہی ہندوستان کے دوستوں کے وعدے قبول کئے جاسکتے ہیں۔ سوائے ان علاقوں سے آنے والے وعدوں کے جن کا استثنیٰ پہلے کیا جا چکا ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ

ایک دفعہ پھر

جماعت کے دوستوں کو اس چندہ کی اہمیت اور اس میں شمولیت کی طرف اختصار کے ساتھ توجہ دلا دوں۔

میں کہہ چکا ہوں۔ کہ اب یہ تحریک موجودہ شکل میں اپنے اختتام کے ایام کے قریب پہونچ رہی ہے۔ اور اس کے ختم ہوجانے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ اس میں حصہ لینے کی پھر کوئی اور صورت پیدا ہوگی۔ یا نہیں۔ اور جیسا کہ میں بتا چکا ہوں ہماری نیت یہ ہے۔ کہ اس چندہ سے

تبلیغ اسلام کے لئے ایک مستقل فنڈ

کھولا جائے۔ جس کے ذریعہ مبلغین کے گزارہ کی صورت پیدا کی جائے۔ تاکہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو آئندہ ہمارے چندے مبلغوں کے گزارہ کا انتظام کرنے کے لئے نہ ہوں۔ بلکہ صرف تبلیغ و اشاعت کے کاموں کے لئے ان کی ضرورت باقی رہ جائے۔ جیسے اشتہارات ہیں یا کتابیں ہیں۔ یا تبلیغ پر جانے والوں کے لئے کرائے ہیں۔ یا مختلف ممالک میں مساجد کی تعمیر وغیرہ ہے۔ غرض جو عارضی یا وقتی کام ہیں۔ ان کے لئے تو چندے کی ضرورت رہ جائے لیکن کارکنوں کے گزارہ کے لئے کسی چندہ کی تحریک نہ ہو۔ بلکہ اسی تحریک جدید کے فنڈ سے ان کے گزارہ کا انتظام ہوتا رہے۔ اسی طرح ہمارا ارادہ ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے اور ہمارے کام میں برکت ڈالے۔ تو اس فنڈ سے

زیادہ سے زیادہ مبلغ پیدا کرنے کی کوشش

کی جائے۔ دنیا میں سینکڑوں ممالک ہیں اور ان ممالک میں سینکڑوں زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان تمام ممالک میں رہنے والے لوگوں تک خدا تعالیٰ کا کلام پہونچانے اور اس پیغام کو پہنچانے کے لئے جو اس آخری زمانہ میں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بھیجا۔ اور اسلام کو دنیا کے کونہ کونہ میں پھیلانے کے لئے ہمیں

سینکڑوں مبلغوں کی ضرورت

ہے۔ اور پھر ان سینکڑوں زبانوں کو سیکھنے کی ضرورت ہے جن کو سیکھنے کے بغیر ہم اپنے تبلیغی فرض کو ادا نہیں کرسکتے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ بعض زبانیں ایسی ہیں۔ جن کے جاننے کی وجہ سے انسان تعلیم یافتہ گروہ تک اپنے خیالات دنیا بھر میں پہنچا سکتا ہے مثلاً عربی ہے۔ انگریزی ہے جرمن ہے سپینش ہے۔ پرتگیزی ہے۔ فرانسیسی ہے۔ یہ چند زبانیں ایسی ہیں جن کو سیکھ کر انسان قریباً قریباً ساری دنیا میں تبلیغ کرسکتا ہے۔ لیکن یہ تبلیغ صرف تعلیم یافتہ طبقہ تک محدود رہے گی۔ عوام کا گروہ جو بہت بڑی اکثریت رکھتا ہے۔ اس کے کانوں تک خدا تعالیٰ کا پیغام پہونچانے کے لئے صرف ان زبانوں کا جاننا کافی نہیں۔ بلکہ

مقامی زبانوں کا جاننا

بھی ضروری ہے۔ مثلاً افغانستان میں چلے جاؤ وہاں بھی تمہیں ایک ایسا تعلیم یافتہ گروہ مل جائے گا۔ جو عربی اور فارسی جانتا ہوگا۔ خصوصاً کابل اور اس کے ارد گرد جو علاقہ ہے وہاں کے رہنے والے لوگ فارسی ہی میں کلام کرتے ہیں۔ اور انہیں فارسی زبان میں آسانی کے ساتھ تبلیغ کی جاسکتی ہے۔ لیکن خوست کے علاقہ میں سوائے پشتو زبان جاننے والے کے اور کوئی تبلیغ نہیں کرسکتا۔ اسی طرح افغانستان کے بعض اور علاقے ایسے ہیں۔ جہاں صرف پشتو زبان بولی۔ اور سمجھی جاتی ہے۔ پھر ہندوستان اور کابل کے درمیان بعض ایسے قبائل ہیں۔ جن میں تبلیغ کرنے کے لئے صرف پشتو جاننا کافی نہیں۔ بلکہ مقامی زبانیں جاننا بھی ضروری ہے یہ قبائل چالیس چالیس پچاس پچاس ہزار کی تعداد میں ہیں۔ اور صرف اپنی زبان میں ہی بات کو سمجھ سکتے ہیں۔ کسی اور زبان میں ان سے بات کی جائے۔ تو وہ نہیں سمجھ سکتے۔ اسی طرح ہندوستان کے شمالی پہاڑوں پر چلے جاؤ۔ تو تمہیں ان پہاڑی لوگوں میں نہ کوئی عربی جاننے والا ملے گا۔ نہ کوئی فارسی جاننے والا ملے گا۔ نہ کوئی جرمن زبان جاننے والا ملے گا۔ نہ کوئی فرانسیسی زبان جاننے والا ملے گا۔ نہ کوئی اردو جاننے والا ملے گا۔ نہ کوئی پنجابی جاننے والا ملے گا۔ اور نہ کوئی ہندی جاننے والا ملے گا۔ یہ لوگ کسی جگہ دس ہزار کی تعداد میں رہتے ہیں۔ کسی جگہ بیس ہزار کی تعداد میں رہتے ہیں۔ کسی جگہ تیس ہزار کی تعداد میں رہتے ہیں۔ کسی جگہ چالیس ہزار کی تعداد میں رہتے ہیں اور کسی جگہ پچاس ہزار کی تعداد میں رہتے ہیں۔ اور ان سب کی اپنی اپنی مقامی زبانیں ہیں۔

تو

دنیا بھر میں تبلیغ اسلام

پہونچانے کے لئے ہمیں سینکڑوں زبانیں جاننے والوں کی ضرورت ہے۔

آخر جس طرح انگریزی جاننے والے اس بات کے مستحق ہیں کہ خدا تعالےٰ کا پیغام ان کو پہونچایا جائے۔ جس طرح جرمن اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کا پیغام ان کو پہنچایا جائے۔ جس طرح فرانسیسی اس بات کے مستحق ہیں کہ خدا تعالےٰ کا پیغام ان کو پہونچایا جائے جس طرح عربی جاننے والے اس بات کے مستحق ہیں کہ خدا تعالےٰ کا پیغام ان کو پہونچایا جائے۔ جس طرح فارسی جاننے والے اس بات کے مستحق ہیں کہ خدا تعالےٰ کا پیغام ان کو پہنچایا جائے۔ اسی طرح جو لوگ اپنی اپنی لوکل اور مقامی زبانیں بولتے ہیں۔ وہ بھی اس بات کے مستحق ہیں کہ خدا تعالےٰ کا پیغام ان کو پہونچایا جائے۔ اور یہ کوئی معمولی کام نہیں۔ جب تک ہم بیسیوں سے شروع کر کے سینکڑوں اور ہزاروں تک اپنے مبلغین کی تعداد کو نہ پہونچا دیں۔ اور جب تک ہر ملک ہر علاقہ اور ہر حصہ کی زبانیں جاننے والے لوگ ہم میں موجود نہ ہوں۔ اس وقت تک اس کام کو ہم صحیح طور پر سرانجام نہیں دے سکتے ؛

پس یہ کوئی معمولی کام نہیں۔ اور نہ ہی یہ کام اس چندہ سے پورے طور پر ہو سکتا ہے جو تحریک جدید کے ذریعہ جمع کیا جا رہا ہے۔ ہاں اس روپیہ کو بیج کے طور پر استعمال کر کے اگر ہم اس کام کو بڑھانا شروع کریں تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایسا وقت آسکتا ہے۔ جب

ہر زبان جاننے والے مبلغ

ہمارے پاس موجود ہوں۔ اور ہر علاقہ میں تبلیغ کرنے کے لئے ہم اپنے افراد کو بھیج سکتے ہوں خواہ وہ علاقہ ایسا ہو جس میں صرف دس ہزار افراد ایک زبان کے جاننے والے ہوں اور خواہ اس سے بھی چھوٹا علاقہ ہو۔ بہر حال یہ معمولی کام نہیں۔ بلکہ اس کے لئے بیسیوں سال کی محنت درکار ہے۔ اور اس کے لئے متواتر بیداری اور مسلسل ہوشیاری اور قربانی کے ساتھ جماعت کو مبلغ تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ تب ایک لمبے عرصہ کے بعد ہماری جماعت یہ دعوےٰ کر سکے گی۔ کہ دنیا کی کوئی زبان ایسی نہیں۔ جس میں ہم نے خدا اور اس کے رسول کا پیغام نہ پہونچا دیا ہو۔ اور یہی غرض ہے جس کے لئے تحریک جدید کا یہ فنڈ قائم کیا گیا ہے ؛

یں نے اس سال خصوصیت کے ساتھ جماعت کے دوستوں کو توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ اس سال

پہلے سالوں سے نمایاں اضافہ

کے ساتھ وعدے کریں۔ اور قربانی کے میدان میں گزشتہ سالوں سے آگے قدم رکھیں۔ چنانچہ اس سال کی تحریک کے ابتداء میں جماعت نے جس جوش کے ساتھ اس میں حصہ لیا تھا اس کو دیکھتے ہوئے یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ اس سال کی تحریک کا چندہ خدا تعالےٰ کے فضل سے گزشتہ سال سے بہت بڑھ جائے گا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ

جلسہ سالانہ کے بعد جماعتوں میں سستی

پیدا ہو گئی ہے۔ جو نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔ ممکن ہے یہ میری ہی غلطی ہو۔ اور جماعتیں چندوں کی فہرستیں تیار کر رہی ہوں۔ اور ان کا یہ خیال ہو۔ کہ آخری تاریخ تک ہم اپنی لسٹیں بھجوا دیں گی۔ لیکن بہر حال اس وقت تک وعدوں کے جو اندازے یہاں پہونچ چکے ہیں۔ وہ نہ صرف زیادہ نہیں بلکہ پچھلے سال کے وعدوں سے کم ہیں۔ دسمبر کے شروع حصہ میں اس سال کے وعدوں کی رقم پچھلے سال سے دس بارہ ہزار روپیہ زیادہ تھی۔ لیکن اب آکر گزشتہ سال کے مقابلہ میں پانچ چھ ہزار روپیہ کی کمی ہو گئی ہے۔ ممکن ہے اس ماہ کے آخر تک یہ کمی پوری ہو جائے بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ چاہے تو پچھلے سال سے موجودہ سال کے وعدوں کی رقم زیادہ ہو جائے۔ لیکن سر دست ہم اپنی جماعت کے دوستوں کے موجودہ وعدوں سے ہی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اور اگر خدا نخواستہ یہی حقیقی اندازہ ہے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ

جماعت کے ایک طبقہ میں خطرناک سستی پیدا ہو گئی ہے

پس میں آج پھر جبکہ وعدوں کی میعاد کا وقت ختم ہو رہا ہے۔ جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جہاں جہاں تحریک جدید کے کارکن موجود ہیں۔ وہ فوراً اس کام میں مشغول ہو جائیں۔ اور اپنی اپنی جماعتوں کی لسٹیں مکمل کر کے بہت جلد مرکز میں بھجوا دیں اسی طرح وہ افراد جو اب تک تحریک جدید کے چندہ کے متعلق کوئی وعدہ نہیں لکھا سکے ان کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنے وعدے لکھا دیں۔

قادیان کی جماعت

باوجود دشمنوں اور منافقوں کے اعتراضات کے ہمیشہ قربانیوں کے میدان میں دوسروں سے آگے رہی ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اس سال بھی قادیان کی جماعت پچھلے سال سے بڑھ کر رہے گی۔ اور اپنی قربانی کے معیار کو بلند کر کے نہ صرف اپنا مقام قائم رکھنے کی کوشش کرے گی۔ بلکہ اسے پہلے سے بھی بڑھا کر دکھا دے گی۔

پھر ہمارے ہزاروں بھائی ایسے ہیں جو

میدان جنگ میں

گئے ہوئے ہیں۔ ان تک اخبار نہیں پہونچ سکتا۔ کہ اس ذریعہ سے انہیں اس تحریک کا علم ہو۔ اور دفتر کے پاس ان کے پتے نہیں ہیں۔ کہ براہ راست ان کو تحریک کی جاسکے۔ اور چونکہ ان ہندوستانی افراد اور ہندوستانی جماعتوں کے لئے جو ہندوستان سے باہر ہیں۔

وعدوں کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل ہے

اور ان جنگ پر جانے والے احمدیوں میں سے کسی کا باپ ہندوستان میں موجود ہے کسی کا بیٹا موجود ہے۔ کسی کا بھائی موجود ہے اور کسی کا کوئی اور عزیز اور دوست موجود ہے۔ اور انہیں اپنے اپنے عزیزوں اور دوستوں کے پتے معلوم ہیں۔ اس لئے میں ایسے تمام دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ چونکہ باہر اخبارات نہیں پہونچ سکتے۔ اس لئے وہ

خطوط کے ذریعہ

اپنے اپنے عزیزوں رشتہ داروں اور دوستوں کو اطلاع دے دیں۔ کہ تحریک جدید کے آٹھویں سال کے آغاز کا اعلان ہو چکا ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنے وعدوں کی اطلاع یہاں بھجوا دیں۔

میں اس موقعہ پر اس امر پر

خوشی کا اظہار

کرنا چاہتا ہوں۔ کہ میری تحریک پر بعض لوگوں نے اپنے چندوں میں نمایاں طور پر اضافہ کیا ہے۔ چنانچہ تین چار دن ہوئے ایک دوست کی طرف سے خط آیا کہ پہلے انہوں نے ۱۰۸ روپے کا وعدہ کیا تھا مگر پھر میری اس تحریک پر کہ وعدوں میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ انہوں نے ۱۰۸ کی بجائے ۳۳۷ روپے کا وعدہ کر دیا۔ جو پہلے وعدہ سے تین گنے سے بھی زیادہ ہے۔ اسی طرح اور بھی کئی دوست ہیں جنہوں نے نمایاں اضافوں کے ساتھ وعدے کئے ہیں۔ مگر

اللہ تعالےٰ کی یہ ایک عجیب قدرت ہے

کہ غرباء میں قربانی کی مثالیں زیادہ پائی جاتی ہیں۔ حالانکہ قحط کی وجہ سے غرباء سخت تنگی سے گزارہ کر رہے ہیں۔ اور ان کی مالی حالت کمزور ہے۔ شائد اس میں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ چونکہ جانتا ہے۔ کہ اس کے غریب بندے دنیا میں تکالیف سے دن گزار رہے ہیں۔ اس لئے وہ چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کے گھر کو بہتر بنا دے۔ اور اسی لئے وہ ان کے دل میں

دین کے لئے

ہر قسم کی قربانیاں کرنے کا جوش پیدا کر دیتا ہے۔ تاکہ ان کی دنیوی تکالیف کا آخرت میں ازالہ ہو جائے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کی زیادہ سے زیادہ نعماء کے مستحق ہو جائیں ؛

بہر حال اب ہندوستان کی جماعتوں اور افراد کے لئے تحریک جدید کے وعدوں میں

صرف سات دن باقی

رہ گئے ہیں۔ پس میں اس سال کی تحریک کے وعدوں کے لئے آج آخری اعلان کرتا ہوں اس کے بعد میں کوئی اور اعلان نہیں کر سکوں گا۔ کیونکہ اگلا جمعہ ۳۱ تاریخ کو ہے۔ جس کے بعد وعدوں کے بارہ میں کوئی تحریک نہیں کی جاسکے گی ؛

پس میں مقامی جماعت کے دوستوں اور بیرونی جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ فوراً اس کام میں لگ جائیں۔ اور وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے تمام جماعتیں اور افراد اپنے اپنے وعدوں کی اطلاع مرکز میں پہونچا دیں۔ اور

ایسا نیک نمونہ دکھائیں

کہ جس طرح پہلے ہر سال کی تحریک گزشتہ سالوں سے بڑھ کر رہی ہے۔ اسی طرح اس سال کی تحریک گزشتہ سال کے مقابلہ میں زیادہ کامیاب رہے۔ بلکہ گزشتہ تمام سالوں سے اس سال کی تحریک بڑھ کر رہے۔ تاکہ وعدوں میں زیادتی کی جو تحریک میں نے اس دفعہ کی ہے۔ اس کا عملی نمونہ ہماری جماعت [illegible] پیش کرے ؛

عقیدۂ حیاتِ مسیح کے نقصانات

ذیل میں وُہ تقریر درج کی جاتی ہے۔ جو ۲۷ دسمبر ۱۹۴۱ء کو جلسہ سالانہ میں قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے "عقیدۂ حیاتِ مسیح ناصری کے نقصانات" پر کی۔ (ایڈیٹر)

معزز حضرات! غیر احمدیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو جب اُن کے اعداء نے صلیب دینے کا ارادہ کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک مقرب فرشتہ بھیج کر انہیں جسم خاکی سمیت آسمان پر اُٹھا لیا اور ان کی شکل ایک اور شخص کو دے کر اسے مصلوب کرا دیا۔

مجھے حسب پروگرام اس وقت اس عقیدہ کے نقصانات بیان کرنا ہیں۔ یہ عقیدہ کئی پہلوؤں کے لحاظ سے اسلام کے لئے سخت مضر اور نقصان دہ ہے۔

یہ عقیدہ توحید کے منافی اور اللہ تعالیٰ کی صریح ہتک کا موجب ہے۔ علاوہ ازیں یہ عقیدہ سرورِ کائنات فخرِ موجودات سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بھی ہتک کا موجب ہے۔ پھر اس عقیدہ کی وجہ سے شریعتِ محمدیہ اور اُمتِ محمدیہ ہر دو ناقص قرار پاتی ہیں۔ ماسوا اس کے یہ عقیدہ خود حضرت مسیح علیہ السلام کی بھی توہین کا موجب ہے۔ نیز اس عقیدہ کو اختیار کرنے کی وجہ سے اکثر غیر احمدی اور مسیحی صاحبان اس وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنے سے بھی محروم ہیں۔ یہ عقیدہ قرآن و حدیث کے مخالف ہونے کے علاوہ مسلمانوں کی قوتِ عملیہ کو بھی سخت کمزور کرنے کا موجب ہوا ہے نیز اس عقیدہ کی وجہ سے اس زمانہ میں عیسائیوں نے اسلام پر جو حملہ کیا مسلمان اس کے مقابلہ میں بالکل دم بخود ہیں۔

غرض یہ عقیدہ اسلام کے لئے ہر لحاظ سے سخت مضر اور نقصان دہ ہے۔

حضرات! اختصار سے اس عقیدہ کی مضرتوں کی طرف اشارہ کرنے کے بعد اب میں ذرا تفصیل سے اس کے نقصانات پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

منافیٔ توحید

میں نے بتایا ہے۔ کہ یہ عقیدہ توحیدِ الٰہی کے منافی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس عقیدہ کو اختیار کرنے سے خدا تعالیٰ کی ہستی کو محدود ماننا پڑتا ہے۔ غیر احمدی علماء کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت مسیح علیہ السلام کی شان میں بل رفعہ اللہ الیہ کے الفاظ فرمائے ہیں جس کے معنی وُہ یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو بجسدہ العنصری اپنی طرف اُٹھا لیا۔ اب رفع جسمانی درست ماننے کی صورت میں یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور خدا تعالیٰ کے درمیان رفع جسمانی سے پہلے کچھ فاصلہ تھا جسے طے کر کے حضرت مسیح علیہ السلام جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر خدا کی طرف اٹھائے گئے۔ پس اس صورت میں تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ اس جسمانی رفع سے پہلے خدا تعالیٰ حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ نہ تھا۔ بلکہ وُہ کسی خاص جگہ پر آسمان میں مکین تھا۔ اور اس امر کا یہ لازمی نتیجہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ کو محدود ماننا پڑے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کو محدود ماننا کئی قباحتوں کا موجب ہے جو توحیدِ الٰہی کی شان کے سخت منافی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی شان قرآن مجید میں یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ ہر شخص کو خواہ وُہ نیک ہو خواہ بد ایک طرح سے خدا کی معیت حاصل ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ھو معکم اینما کنتم۔ کہ تم جہاں کہیں بھی ہو۔ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے۔ نیز فرماتا ہے۔ قائم علیٰ کل نفس۔ کہ وُہ ہر نفس پر کھڑا ہے۔ بلکہ فرماتا ہے۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ کہ ہم انسان سے اس کی شاہ رگ سے بھی بڑھ کر اس کے قریب ہیں۔

ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ ہر انسانی جسم کو خدا کی معیت اس طرح حاصل ہے۔ کہ اس کے جسم اور خدا کے درمیان کوئی فاصلہ تجویز نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں ایک قسم کی معیت خدا تعالیٰ کو بدوں کے ساتھ نہیں ہوتی۔ اور بدوں کو خدا سے اسی بُعد کے لحاظ سے خدا سے دور اور شیطان کے مقرب کہا جاتا ہے۔ مگر یہ بُعد ایسی شے نہیں جسے فاصلہ یا مسافت سے تعبیر کیا جا سکے بلکہ اس رنگ میں خدا کی معیت یا اس سے بُعد ایک روحانی قرب و بُعد کی کیفیت و حالت کا نام ہوتا ہے۔ جو لوگ خدا کی صفات کے پرتو سے اثر لے کر اپنے تئیں خدا کے رنگ میں رنگین کر لیتے ہیں۔ اور تخلقوا باخلاق اللہ کے مصداق بن جاتے ہیں ان کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وُہ خدا کے مقربین ہیں۔ اور جو لوگ بدیوں کے ارتکاب کی وجہ سے شیطان کے رنگ میں رنگین ہوتے ہیں۔ انہیں شیطان کے مقرب قرار دیا جاتا ہے۔

پس حضرت مسیح علیہ السلام کے خدا تعالیٰ کی طرف رفع کے یہ معنے تو ہو نہیں سکتے کہ وُہ جسم خاکی کے ساتھ خدا کی طرف گئے ہوں کیونکہ خدا کی معیت تو ان کے جسم کو ہر وقت حاصل تھی۔ اور خدا اور ان کے جسم کے درمیان کوئی فاصلہ نہ تھا۔ پس پہلے معنی تو حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے درست تسلیم نہیں کئے جا سکتے۔ اور صرف دوسرے معنوں میں ہی تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کا اپنی طرف رفع کیا۔ یعنی ان کے مدارج کو بلند کیا۔ اور انہیں روحانی رفعت عطا فرمائی۔

غیر احمدیوں کے مشرکانہ عقائد

معزز سامعین! غیر احمدی علماء صرف حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی خارق عادت حیاتِ جسمانی کے ہی قائل نہیں۔ بلکہ وُہ انہیں اب کھانے پینے کی جسمانی احتیاج سے بھی مبرا مانتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیائے کرام کے متعلق اپنا قانون بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ ما جعلناھم جسدا لا یاکلون الطعام وما کانوا خالدین۔ کہ ہم نے نبیوں کا جسم ہی ایسا نہیں بنایا۔ کہ وُہ کھانے پینے کے بغیر زندہ رہیں لیکن غیر احمدی حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی طرح کھانے پینے کی احتیاج سے پاک مانتے ہیں۔ پھر اسی پر بس نہیں۔ بلکہ وُہ انہیں خالق الطیور اور محی الاموات بھی مانتے ہیں اور گو منہ سے یہی کہتے ہیں۔ کہ وُہ حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کا شریک قرار نہیں دیتے۔ لیکن درحقیقت عقائد ان لوگوں نے ایسے ہی اختیار کر رکھے ہیں۔ جو صریح شرک اور منافیٔ توحید ہیں۔

ان لوگوں کی مثال اس جابر بادشاہ کی سی ہے۔ جس کا ایک نہایت پسندیدہ اور پیارا گھوڑا جب سخت بیمار ہو گیا۔ تو اس نے اپنے وزراء اور خدام سے کہا۔ کہ اس گھوڑے کا توجہ سے علاج کیا جائے۔ اور یاد رکھو۔ کہ جو شخص مجھے اس گھوڑے کے مرنے کی اطلاع دے گا۔ میں اسے قتل کرا دوں گا۔ اور اگر گھوڑا مر گیا۔ اور تم میں سے کسی نے مجھے اس کے مرنے کی اطلاع نہ دی۔ تو پھر میں تم سب لوگوں کو قتل کرا دوں گا۔

ڈر کے مارے بادشاہ کے وزراء و خدام سب ہمہ تن اس گھوڑے کے علاج میں مشغول ہو گئے۔ مگر وُہ گھوڑا بدقسمتی سے جانبر نہ ہو سکا۔ آخر انہوں نے سوچ کر یہ فیصلہ کیا۔ کہ ایک شخص کو سب کے بچانے کے لئے قربان کر دیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے بادشاہ کو اس کے گھوڑے کے مرنے کی اطلاع دینے کے لئے اس کے ایک نوکر کا انتخاب کیا۔ اور اس سے وعدہ کیا۔ کہ اگر وُہ قتل کیا گیا۔ تو وُہ اس کے خاندان اور اہل و عیال کی ہر طرح سے خبر گیری کریں گے خوش قسمتی سے یہ خادم بڑا عقلمند۔ اور ہوشیار تھا۔ یہ بادشاہ کے حضور گیا اور سلام کیا۔ بادشاہ نے پوچھا۔ ہمارے گھوڑے کا کیا حال ہے۔ عرض کرنے لگا۔ حضور! بڑے آرام سے لیٹا ہوا ہے اور دیکھئے تو۔ حضور وُہ کان بھی نہیں ہلاتا۔ اس کی ٹانگوں میں بھی کوئی حرکت نہیں۔ اور اس کا سانس بھی بند ہے۔

اس پر اس بادشاہ نے کہا پھر تو وہ مر گیا۔ اس پر جھٹ وُہ خادم کہنے لگا حضور یہ فقرہ میں نے نہیں کہا۔ خود آپ فرما رہے ہیں

یہی حالت غیر احمدیوں کی ہے۔ وُہ خدا تعالیٰ کی کئی صفات حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ وُہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح مُردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ وُہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح پرندوں کے خالق تھے۔ انہیں اس بات کا بھی دعویٰ ہے۔ کہ حضرت مسیح غیب کا علم رکھتے تھے غرض جو خدائی صفات ہیں۔ وُہ انہیں حضرت مسیح کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتے جا رہے ہیں

کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کا شریک نہیں مانتے۔ جس طرح کہ اس خادم نے بادشاہ کے گھوڑے کے لئے اس کی موت کی تمام علامات بتادیں۔ مگر اپنی طرف سے گھوڑے کے مرنے کی خبر دینے کا اعتراف کرنے کے لئے تیار نہ ہوا۔ پس حیات مسیح کا عقیدہ سراسر منافی توحید ہے۔

خدا تعالےٰ کی توہین

ماسوا اس کے یہ عقیدہ ایک اور لحاظ سے بھی اللہ تعالےٰ کی ہتک کا موجب ہے۔ غیر احمدی یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی شکل ایک اور شخص کو دے کر اسے مصلوب کرادیا۔ اور مسیح علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ گویا خدا تعالےٰ نے یہودیوں سے ڈر کر مسیح علیہ السلام کو تو آسمان پر اٹھا لیا۔ اور ایک اور آدمی کو مسیح کی شکل بنا کر اور مصلوب کرا کر یہودیوں کو ہمیشہ کے لئے اس دھوکے میں مبتلا کر دیا۔ کہ انہوں نے دراصل مسیح علیہ السلام کو ہی قتل کر دیا ہے اللہ تعالےٰ کی طرف ایک قوم کو اس طرح دھوکے سے گمراہ کرنے کا عیب منسوب کرنا خدا تعالےٰ کی صریح توہین کے مترادف ہے۔

کچھ عرصہ ہوا علمائے بریلی نے علمائے دیوبند پر کفر کا فتوےٰ لگایا۔ دیوبندی علماء اس بات کے قائل ہیں۔ کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔ اس پر بہت لے دے ہوتی رہی۔ بالآخر پادری احمد مسیح نے دہلی سے ایک پوسٹر بطور محاکمہ شائع کیا۔ اور اس میں لکھا۔ کہ اے علمائے دیوبند و بریلی آپ کیوں ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں۔ دیکھئے تو آپ سب لوگ اس بات کے قائل ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے مسیح کی شکل ایک اور شخص کو دے کر اسے مصلوب کرا کے یہودیوں کو اس دھوکے میں ڈال دیا کہ انہوں نے درحقیقت مسیح کو ہی قتل کیا ہے۔ پس اگر خدا تعالےٰ کے لئے یوں دھوکہ دینے کے امکان کو آپ سب لوگ تسلیم کرتے ہیں تو علمائے دیوبند کے امکان کذب باری کے قائل ہوتے پر علمائے بریلی کیلئے ناراض ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔

پس حیات مسیح کا عقیدہ اس لحاظ سے بھی اللہ تعالےٰ کی صریح ہتک کا موجب ہے۔

قدرت الٰہیہ کے منافی

علاوہ ازیں اس عقیدہ کو تسلیم کرنا قدرت الٰہیہ کے بھی منافی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کو ایک عاجز ہستی قرار دینا پڑتا ہے۔ کیونکہ اگر خدا تعالےٰ عاجز نہیں بلکہ قادر ہے۔ تو جب چاہے وہ حسب ضرورت مسیح جیسا انسان پیدا کر سکتا ہے۔ اس صورت میں پہلے مسیح کو سنبھال کر رکھنے میں کوئی حکمت نظر نہیں آتی۔ دیکھئے غریب آدمی نئے کپڑے بنا کر انہیں سنبھال سنبھال کر رکھتا ہے۔ کہ انہیں ضرورت کے موقعہ پر استعمال کر سکے۔ لیکن ایک امیر آدمی ہر تقریب پر نیا لباس تیار کر لیتا ہے۔ کیونکہ وہ نیا لباس بنانے پر قادر ہوتا ہے۔ پس جس طرح غریب آدمی اپنے عجز کی وجہ سے پہلے لباس کو ہی محفوظ رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کا مسیح علیہ السلام کو سنبھال سنبھال کر رکھنا اس کی قدرت کے منافی اور عجز پر دال ہوگا۔ حالانکہ درحقیقت اس کی قدرت کاملہ متقاضی ہے۔ کہ جب ضرورت پڑے وہ حضرت مسیح علیہ السلام سے بڑا انسان بھی پیدا کر سکتا ہے۔ یہ عقیدہ کہ خدا نے مسیح کو غیر معمولی زندگی اس لئے دی ہے۔ کہ آخری زمانہ میں قوموں میں بگاڑ کے وقت وہ آکر اصلاح کریں۔ خدا تعالےٰ کے عجز پر دال ہوگا۔

ماسوا اس کے قدرت الٰہیہ انبیاء کے بارہ میں یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں اس دنیا میں رکھ کر ان کی حفاظت فرماتا رہا ہے اور انہیں ان کے اعداء کے خلاف کامیابی دیتا رہا ہے۔ یہی سنت اس کی شان کے شایاں ہے۔ اگر مسیح علیہ السلام کی حفاظت کے لئے وہ یہی طریق اختیار نہ کرے۔ تو یہ امر سراسر اس کے عجز پر دال ہوگا۔ کہ وہ اپنی سنت قدیمہ کو مسیح کے وقت قائم نہ رکھ سکا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توہین

حضرات! حیات مسیح کا عقیدہ صرف منافی توحید اور موید شرک اور منافی قدرت الٰہیہ ہی نہیں۔ بلکہ یہ عقیدہ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بھی سخت توہین کا موجب ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا خوب فرماتے ہیں ؎

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا
رسولِ حق کو مٹی میں سلایا
مسیحا کو فلک پر ہے چڑھایا
یہ توہیں کرکے پھل کیسا ہے پایا
اہانت نے انہیں کیا کیا دکھایا
خدا نے پھر تمہیں اب ہے بلایا
کہ سوچو عزت خیر البرایا
ہمیں یہ راہ خدا نے خود دکھا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

غیر احمدی مونہہ سے تو یہ دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام نبیوں سے افضل ہیں۔ مگر حیات مسیحؑ کا عقیدہ رکھ کر جبکہ اس کی تردید اس زمانہ میں بڑے زوردار طریق سے ہو چکی ہے۔ انہیں یہ دعوےٰ زیب نہیں دیتا۔ اس عقیدہ کی وجہ سے عیسائیوں نے غیر احمدی علماء پر جو حملے کئے ہیں۔ غیر احمدی علماء کو ہر موقعہ پر عیسائیوں کے ان حملوں کے بالمقابل لاجواب رہنا پڑا ہے۔ چنانچہ عیسائی غیر احمدیوں کو کہتے ہیں۔ کہ اگر تمہارے نبی واقعی افضل الانبیاء ہوتے۔ تو ان کی حفاظت کے لئے بھی خدا تعالےٰ انہیں مسیح کی طرح آسمان پر اٹھا لیتا۔ وہ کہتے ہیں تم یہ تسلیم کرتے ہو۔ کہ مسیح کی حفاظت غیر معمولی اور نرالے طریق سے کی گئی۔ اور کسی دیگر نبی کی خدا تعالےٰ نے اس طریق سے حفاظت نہیں فرمائی۔ بلکہ دوسرے انبیاء کی حفاظت خدا تعالےٰ نے انہیں زمین پر رکھ کر ہی کی ہے۔ چنانچہ تمہارے نبی بھی اپنے اعداء کے ہاتھوں یوں محفوظ ہوئے۔ کہ وہ مخفی طور پر ایک تنگ و تاریک غار میں جا چھپے۔ اور پھر وہاں سے مخفی طور پر مدینہ کو ہجرت کر گئے۔

ماسوا اس کے عیسائی کہتے ہیں۔ کہ تم تسلیم کرتے ہو۔ کہ آخری فتنہ (فتنہ دجال) جو سب سے بڑا فتنہ ہے۔ اس کے استیصال کے لئے بھی تمہارے عقیدہ کے مطابق خدا نے ہمارے مسیح کو منتخب کیا۔ اب اگر تمہارے نبی افضل الانبیاء ہوتے تو ضروری تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ مسیح کی بجائے انہیں خارق عادت اور نرالی زندگی عطا کر کے اس اہم اور خطرناک فتنہ کے استیصال کے لئے محفوظ رکھتا۔ تا یہ امر ان کے افضل الانبیاء ہونے پر دلیل ہو۔

حیات مسیحؑ کے قائلین مسلمانوں کے پاس ایسی باتوں کا کوئی جواب نہ تھا۔ کیونکہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ جتنی کوئی شے زیادہ قیمتی ہو۔ اتنی ہی اس کی حفاظت زیادہ اہتمام سے کی جاتی ہے۔ پس یہ ایک حقیقت ہے اگر انبیاء میں سے کسی کے لئے خارق عادت زندگی مقدر ہوتی اور نیز کسی پہلے نبی کا اصالتاً کسی فتنہ عظیمہ کے لئے بھیجا جانا سنت الٰہیہ میں داخل ہوتا تو ہمارے آقا و مولےٰ سید الانبیاء فخر الاولین والآخرین حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب انبیاء سے بڑھ کر اس بات کے حقدار ہوتے۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں غیر معمولی زندگی عطا کر کے آخری فتنہ عظیمہ کے استیصال کے لئے دوبارہ دنیا میں بھیجتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

ولوان انساناً یطیر الی السماء
لکان رسول اللہ اولیٰ واجدرا

کہ اگر کوئی انسان بھی آسمان کی طرف اڑ کر جا سکتا ہے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس بات کے سب سے زیادہ لائق اور حقدار تھے۔

ماسوا اس کے اگر حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ مانا جائے۔ اور اس لئے زندہ مانا جائے۔ کہ آخری زمانہ میں وہ اصالتاً تشریف لا کر اقوام عالم میں حکم و عدل کے فرائض سرانجام دیں گے۔ تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کے احسان مند ہوں گے اور قیامت کے دن آپ کی گردن حضرت مسیح علیہ السلام کے احسان کے سامنے جھکی ہوئی ہوگی۔ کیونکہ مسیح علیہ السلام کو یہ حق ہوگا۔

جس قوم میں محنت کی عادت نہیں۔ اس قوم میں سیاست و تمدن بھی نہیں۔

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہہ سکیں کہ جب تمہاری امت برباد ہو رہی تھی۔ اس وقت میں نے ہی جاکر اس کی اصلاح کی۔ اسی طرح باقی تمام عظیم الشان انبیاء کی گردنیں مسیح کے سامنے جھکی ہوئی ہوں گی اور ان میں سے ہر ایک نبی سے مسیح علیہ السلام کو یہ کہنے کا حق ہوگا۔ کہ تمہاری قوم خدا سے دور افتادہ تھی۔ اور طرح طرح کی بدیوں میں مبتلا تھی۔ میں نے ہی جاکر اس کی اصلاح کی ہے۔

لیکن اگر کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خادم اور امتی مسیح موعود کے منصب پر کھڑا کیا جائے۔ اور اس کے ذریعہ اصلاح امم کا کام سرانجام پائے۔ اور آخری فتنہ عظیمہ کا استیصال اس کے ہاتھوں وقوع میں آئے۔ تو قیامت کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے سامنے سربلند ہوں گے۔ اور کہہ سکیں گے کہ اے نبیو! تمہاری امتیں خدا سے دور جا پڑی تھیں۔ میرے ایک خادم اور شاگرد نے ان سب کی اصلاح کا کام سرانجام دیا ہے۔ اس طرح گویا تمام انبیاء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسان مند ہوں گے۔

عیسائیوں کا ایک اور اعتراض

عیسائی حیات مسیح کے قائلین پر ایک یہ اعتراض بھی کرتے پائے گئے ہیں۔ کہ قرآن شریف میں بنی آدم کے متعلق لکھا ہے فیہا تحیون وفیہا تموتون ومنہا تخرجون۔ کہ تم لوگ اسی زمین پر اپنی زندگی کے دن گزارو گے۔ اور اسی زمین پر مرو گے۔ اور اسی میں سے دوبارہ نکالے جاؤ گے۔ پھر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ان کے مخالفین نے آسمان پر چڑھ جانے۔ اور وہاں سے کتاب نازل کرنے کا مطالبہ کیا۔ تو انہیں بذریعہ قرآن مجید یہ جواب دیا گیا قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا۔ (بنی اسرائیل) کہ اے نبی کہہ دو۔ میرا رب اس سے پاک ہے۔ اور میں تو ایک بشر رسول ہوں۔ پس جو لوگ حضرت مسیح کو اب تک آسمان پر زندہ مانتے ہیں۔ انہیں یہ تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح تمام بنی آدم سے جن میں تمام انبیاء بھی شامل ہیں کوئی نرالی اور بالاتر شخصیت تھے تبھی تو خدا نے انہیں ایسی نرالی اور خارق عادت زندگی دے کر آسمان پر اٹھا لیا اور مسلمانوں کے نبی کو یہ مقام نہ ملنا ثابت کرتا ہے۔ کہ مسیح ان سے ضرور افضل تھے۔

عیسائیوں کے اس قسم کے اعتراضات کے جواب میں مسلمان علماء کو کوئی تسلی بخش جواب نہیں سوجھتا تھا حتیٰ کہ حیات مسیح کا عقیدہ رکھنے والے ہزارہا مسلمان عیسائیوں کے ایسے اعتراضات کی وجہ سے عیسائی بننے لگے پس یہ عقیدہ جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کا موجب تھا۔ وہاں عیسائیت کے بالمقابل مسلمانوں کو بھی شکست دلا رہا تھا۔

افسوس ہے کہ غیر احمدی ایسے غلط عقیدہ کو اختیار کر کے نہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی پرواہ نہیں کرتے بلکہ عیسائیوں کو اسلام کے خلاف مدد دے رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کی حالت یوں بیان فرماتے ہیں

مسیح ناصری را تا قیامت زندہ مے فہمند
مگر مدفون یثرب را ندادند ایں فضیلت را
ہمہ عیسائیاں را از مقال خود مدد دادند
دلیری ہا پدید آمد پرستاران میت را

پس حیات مسیح کا عقیدہ رکھتے ہوئے غیر احمدی مسیحیوں کے بالمقابل مباحثات وتبلیغ میں کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ازالہ اوہام ایڈیشن اول صفحہ ۵۶۰ وصفحہ ۵۶۱ پر فرماتے ہیں

”اے میرے دوستو! اب میری ایک آخری وصیت سنو۔ اور ایک راز کی بات کہتا ہوں۔ اس کو خوب یاد رکھو کہ تم اپنے مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں پہلو بدل لو۔ اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے۔ یہی ایک بحث ہے جس میں فتحیاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے۔ تمہیں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے لمبے لمبے جھگڑوں میں اپنے اوقات عزیز کو ضائع کرو۔ صرف مسیح ابن مریم کی وفات پر زور دو۔ اور پر زور دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب اور ساکت کر دو۔ جب تم مسیح کا مردوں میں داخل ہونا ثابت کر دو گے۔ اور عیسائیوں کے دلوں میں نقش کر دو گے تو اس دن تم سمجھ لو۔ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک ان کا خدا فوت نہ ہو۔ ان کا مذہب بھی فوت نہیں ہو سکتا۔ اور دوسری تمام بحثیں ان کے ساتھ عبث ہیں۔ ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کرو پھر نظر اٹھا کر دیکھو۔ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے۔ چونکہ خدا تعالےٰ بھی یہی چاہتا ہے۔ کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کرے۔ اور یورپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلا دے۔ اس لئے اس نے مجھے بھیجا۔ اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا۔ کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس کا الہام یہ ہے۔ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے۔ اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔ وكان وعد الله مفعولا۔ انت معي وانت على الحق المبين انت مصيب ومعين للحق“

شریعت محمدیہ کی توہین

حیات مسیح کا عقیدہ پہلے بیان کردہ نقصانات کے علاوہ شریعت محمدیہ کی توہین کا بھی موجب ہے۔ اور یہ اس طرح کہ شریعت محمدیہ چونکہ ایک کامل شریعت اور امت کے لئے کامل نصاب ہے۔ اس لئے اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ چونکہ اس کی پیروی سے ضرورت پیدا ہونے پر بھی کوئی مسیح جیسا باکمال انسان پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے آخری زمانہ کی اصلاح کے لئے خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو زندہ رکھا۔ تو اس کے صاف یہ معنے ہوں گے کہ شریعت محمدیہ کو ایک کامل شریعت قرار دینا محض ایک منہ کا دعوےٰ ہے۔ اور حیات مسیح کا عقیدہ عملاً اس بات کے اعتراف کے مترادف ہوگا۔ کہ شریعت محمدیہ بوجہ ناقص ہونے کے مسیح جیسا باکمال انسان پیدا نہیں کر سکتی

امت محمدیہ کی توہین

پھر شریعت محمدیہ کی ہتک کے علاوہ حیات مسیح کا عقیدہ امت محمدیہ کی ہتک کا موجب ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو آخری زمانہ کی اصلاح کے لئے زندہ رکھنے کے یہ معنے ہیں کہ امت محمدیہ ایسی ناقابل ہو چکی ہے۔ کہ اس میں سے کوئی انسان کھڑا ہو کر لوگوں کی اصلاح کا کام سرانجام دینے کے قابل نہیں۔ لہذا امت محمدیہ سے باہر کے ایک انسان کو بطور حکم وعدل اصلاح کے لئے بھیجنا پڑے گا۔

دیکھئے ہر سلیم الفطرت اور صحیح الدماغ اس امر کو تسلیم کرتا ہے۔ کہ اگر کسی خاندان میں کوئی جھگڑا پیدا ہو جائے۔ تو اس خاندان کی عزت اسی بات میں ہے۔ کہ ان میں سے ہی کوئی انسان کھڑا ہو کر اس فساد وتنازع کو رفع کر دے اور اس خاندان کے افراد کے لئے اس خاندان سے باہر کے کسی فرد کو ان کے تنازعات کے لئے ثالث بنانا پڑے۔ کیونکہ کسی باہر کے فرد کو اس خاندان کے تنازعات کے لئے حکم بنانا اس خاندان کی نااہلیت پر دال ہوگا۔

اسی طرح امت محمدیہ میں افتراق وانشقاق کے وقت اگر امت میں سے ہی کوئی حکم وعدل پیدا نہ ہو بلکہ اس غرض کے لئے اسرائیلی مسیح کو امت محمدیہ میں بھیجنا پڑے۔ تو یہ امت خیر امت نہ رہی۔ بلکہ شر امت ہو گئی۔ کہ اس کے اندر سے بدیاں تو پیدا ہوتی ہیں۔ مگر خیر اس کے اندر سے پیدا نہیں ہو سکتی۔ اور یہ اس امت محمدیہ کی سخت ہتک کا موجب ہے۔ خدا تعالےٰ نے امت محمدیہ کو قرآن مجید میں خیر امت قرار دیا ہے۔ لیکن حیات مسیح کا عقیدہ اگر درست تسلیم کیا جائے۔ تو امت محمدیہ کو ہرگز خیر امت قرار نہیں دیا جا سکتا۔

مسیح علیہ السلام کی توہین

پھر حیات مسیح کا عقیدہ ایک لحاظ سے خود حضرت مسیح علیہ السلام کی اپنی توہین کا بھی موجب ہے۔ غیر احمدی کہتے ہیں حضرت مسیح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی ہو کر آئیں گے۔ اور ایک مستقل نبی کو دوسرے نبی کا امتی قرار دینا اس کی صریح ہتک کے مترادف ہے۔

ایک نبی کو امتی بنا دینا ایسا ہی ہے جیسے کسی ڈپٹی کمشنر کو چپڑاسی بنا دیا جائے۔ یا کسی بادشاہ کو رعایا کا ایک فرد بنا دیا جاوے۔

ماسوا اس کے کسی کے امتی ہونے کا مفہوم یہ ہوتا ہے۔ کہ ایمان اس شخص کو اپنے نبی متبوع کے طفیل ملتا ہے۔ لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی قرار دیا جائے۔ تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ پہلا ایمان معاذ اللہ ان کا کسی وجہ سے ضائع ہو گیا تھا۔ لہٰذا اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل انہیں دوبارہ ایمان نصیب ہوا ہے۔ اور یہ امر ان کی صریح ہتک ہے۔ پھر اسی سلسلہ میں غیر احمدیوں کا یہ خیال بھی کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی شکل کسی اور شخص کو دی گئی۔ اور اسے مصلوب کیا گیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کا موجب ہے۔ پھر حیاتِ مسیحؑ کے عقیدہ کو اگر درست مانا جائے۔ تو تسلیم کرنا پڑیگا کہ حضرت مسیح علیہ السلام نعوذ باللہ قیامت کے دن خدا کو گواہ ٹھہرا کر اس کے سامنے جھوٹ بولیں گے۔ کیونکہ قرآن مجید کی سورۂ یونس ع۳ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جن لوگوں کو معبود بنایا گیا ہے۔ وہ قیامت کے دن خدا تعالےٰ کے حضور جواب دینگے

کفٰی باللّٰہ شہیدًا بیننا وبینکم ان کنا عن عبادتکم لغافلین۔

کہ اللہ تعالےٰ ہمارے تمہارے درمیان اس بات کا کافی گواہ ہے۔ کہ یقیناً ہم تمہاری عبادت سے بے خبر ہیں۔ اب اگر حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ مانا جائے اور یہ تسلیم کیا جائے۔ کہ وہی دوبارہ تشریف لا کر کسر صلیب کا فرض سر انجام دیں گے۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ ان کا یہ جواب کہ میں اس بات سے بے خبر ہوں کہ میری قوم میری عبادت کرتی تھی۔ درست نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ تو آکر قوم کے حالات سے واقف ہو چکے ہوں گے۔ کہ یہ لوگ مجھے معبود بنائے ہوئے تھے۔

پھر حیاتِ مسیح کے عقیدہ کو درست ماننے کی صورت میں مسیح علیہ السلام کو معاذ اللہ بد عہد اور فاسقوں کے زمرہ میں داخل قرار دینا پڑتا ہے۔ حالانکہ وہ معصوم تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

واذ اخذ اللّٰہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمة ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنّہ قال ءاقررتم واخذتم علٰی ذالکم اصری۔ قالوا اقررنا۔ قال فاشہدوا وانا معکم من الشاہدین۔ فمن تولّٰی بعد ذالک فاولٰئک ہم الفاسقون (آل عمران)

یہ آیت بتاتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہر نبی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی نصرت کرنے کا پختہ عہد لیا۔ اور پھر یہ کہا کہ جو یہ عہد پورا نہ کرے گا۔ وہ فاسق ہو گا۔ پس اگر حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ تسلیم کیا جائے۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ انہوں نے اب تک اس عہد کو پورا نہیں کیا۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے دین کی نصرت کے بہت سے مواقع پیش آتے رہے ہیں۔ پس اس صورت میں ان کو نعوذ باللہ بد عہد اور فاسق قرار دینا پڑیگا۔ چونکہ وہ خدا کے نبی اور معصوم ہیں۔ لہٰذا ایسے عیوب سے بالکل پاک ہیں۔ ان کی اس شان کو مد نظر رکھکر یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ انہیں وفات یافتہ لوگوں میں شمار کیا جائے۔ کیونکہ انہیں زندہ مان کر ان کی عزت قائم نہیں رہ سکتی۔

مسیح موعود کی شناخت سے محروم

معزز حضرات! حیاتِ مسیح کا عقیدہ ایک اور لحاظ سے بھی دنیا کے لئے سخت نقصان ثابت ہو رہا ہے۔ اور وہ نقصان یہ ہے۔ کہ جو لوگ حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات کے قائل ہیں۔ خواہ وہ غیر احمدی ہوں یا عیسائی۔ وہ سب اس غلط عقیدہ پر قائم ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت سے محروم ہیں۔ اور ان برکات و فوائد سے محروم ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے وابستہ ہیں۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشادِ گرامی!

اخبار ربانی کا رنگ رکھتے ہیں اسلئے ان کا مطالعہ ضروری ہے

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب جماعت کو اخبارات سلسلہ کی اشاعت کی طرف توجہ کرنے کا ارشاد فرماتے ہوئے الفضل کے متعلق اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔ کہ اس کے کم سے کم پانچ ہزار خریدار ہونے چاہئیں

ہم ان تمام احمدی احباب کو جو الفضل خریدنے کی استطاعت رکھتے ہیں مگر اسے نہیں خریدتے حضور کا یہ ارشاد یاد دلاتے ہوئے توقع رکھتے ہیں کہ وہ الفضل کی خریداری قبول فرما کر اپنے امام کی خوشنودی اور اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

الفضل کا خریدنا اور اسے پڑھنا کسقدر ضروری ہے۔ اس کا اندازہ آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان الفاظ سے فرما سکتے ہیں۔ فرمایا:-

"لوگ غیر ضروری باتوں پر روپے خرچ کر دیتے ہیں امراء کے گھروں میں بیسیوں چیزیں ایسی رکھی رہتی ہیں جو کسی کام نہیں آتیں۔ مگر ان پر اس لئے روپے خرچ کرتے ہیں۔ کہ کبھی کسی مہمان نے آنے پر اس کے سامنے لائی جائے۔ تو وہ دیکھ کر کہے کہ اچھا خانصاحب! آپ کے پاس یہ چیز بھی موجود ہے۔ بس اتنی سی بات سنکر اُن کا دل خوش ہو جاتا ہے۔ اور وہ بچاس روپے کی رقم جو اس پر خرچ ہوتی ہے۔ گویا اس طرح وصول ہو جاتی ہے۔ تو ایسی غیر ضروری چیزوں پر لوگ روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کی باتوں پر نہیں کرتے۔ ان کے متعلق کہہ دیتے ہیں۔ کہ وہ دہرائی جاتی ہیں۔ حالانکہ اخبارات نہ صرف ان کے فائدہ کی چیزیں ہیں۔ بلکہ انکی اولادوں کیلئے بھی ضروری ہیں۔" روزنامہ الفضل کا سالانہ چندہ پندرہ روپے اور الفضل کے خطبہ نمبر کا سالانہ چندہ اڑھائی روپے ہے۔

مینیجر الفضل قادیان

اشتہار زیر دفعہ ۵ - رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سردار پرلاد سنگھ بندرا صاحب بہادر سب جج درجہ اوّل لاہور

دعویٰ نمبری ۲۷ سنہ ۱۹۴۱ء

لال چند کھوسلہ ولد رائے بہادر لالہ جے کشن داس قوم کھتری ساکن لاہور انجمن روڈ بنگلہ ۲۳ (مدعی)

بنام مسماۃ غلام فاطمہ وغیرہ (مدعا علیہم)

دعویٰ استقرار حق

بنام مسماۃ اقبال بیگم دختر قاضی عبد الغنی قوم قریشی ساکن لاہور آبادی بی بی پاکدامناں

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسماۃ اقبال بیگم مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتی ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مسماۃ اقبال بیگم مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مسماۃ اقبال بیگم مذکور تاریخ ۵ $\frac{2}{42}$ مقام لاہور حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگی۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آدیگی۔

آج بتاریخ ۱۹ $\frac{1}{42}$ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

قوتِ عملیہ کا ضعف

اسی طرح حیاتِ مسیحؑ کے عقیدہ نے بعض اور عقائد کے ساتھ ملکر مسلمانوں کی قوتِ عملیہ کو بھی سخت کمزور کر دیا ہے مسلمان دین کے لئے خود کوئی مجاہدہ اور خدمت کرنے کی بجائے اپنے خیالی مسیح موعود پر اپنے دینی کاموں کو چھوڑ رہے تھے۔ اس طرح دینی مجاہدات ترک کر کے اپنی قوت عملیہ کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں علاوہ ازیں حیاتِ مسیحؑ کا عقیدہ مسیح موعود کے زمانہ کی آفات از قسم طاعون زلازل وغیرہ کے علاوہ موجودہ خطرناک جنگ اور بدامنی کا بھی بہت حد تک ذمہ وار ہے۔ اور یہ جنگ ایک نیا نقصان ہے۔ جو اس غلط عقیدہ کی وجہ سے دنیا کو پہنچ رہا ہے۔ کیونکہ اگر عیسائی دنیا حیاتِ مسیح عہ کی قائل نہ ہوتی۔ تو بسا ممکن ہے کہ ان میں سے اکثروں کو اسوقت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کی توفیق مل چکی ہوتی۔ اور اللہ تعالیٰ کو اہل دنیا کو بیدار کرنے کے لئے ایسے زور آور حملوں کی ضرورت پیش نہ آتی۔

دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اہل دنیا کی آنکھیں کھولے اور انہیں حیاتِ مسیح کے غلط اور سخت نقصان دہ عقیدہ سے جو قرآن و حدیث کے صریح خلاف ہے بچا کر سچائی کو شناخت کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمادے۔ جن کے ہاتھ پر اسلام کی فتح مقدر ہے۔ آمین

وصیت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۰۱۷:۔ ملک عبدالغفار بٹ ولد سعید بٹ قوم بٹ پیشہ طالب العلم عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت بارہ سال قبل (آج سے) ساکن بالسو ڈانگہ یاڑی پورہ ضلع اسلام آباد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ہم تین بھائی ہیں۔ ہماری غیر منقولہ جائیداد ساڑھے چار کنال زرعی زمین ہے۔ جس میں سے ڈیڑھ کنال میرا حصہ ہے۔ نیز ہم تینوں بھائیوں کا ایک کچا مکان ہے۔ (جو کہ قریباً نو مرلہ زمین ہی) مشترکہ ہے۔ اس کے تیسرے حصہ کا میں مالک ہوں۔ مجھے ماہوار اوسطاً مبلغ دو روپے کی آمدنی ہوتی ہے۔ میں اپنی غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصّہ بھی ماہوار صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کرتا رہونگا نیز میرے مرنے کے بعد جو منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد میری ثابت ہو۔ اس کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا عبدالغفار موصی بٹ گواہ شد:۔ احمد عبدالرحیم راٹھور۔ گواہ شد

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

سنگاپور - ۲۲ جنوری - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جوہور کے شمال مشرق میں لڑائی ہوئی - فریقین کو کچھ نقصان پہنچا - مغرب میں بھی گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے - آبنائے ملاکا پر دشمن کا پورا کنٹرول ہو گیا ہے، اس وقت جاپانی فوجیں شمال مغرب کی طرف سنگاپور سے صرف ساٹھ میل کے فاصلہ پر سرگرم عمل ہیں - برطانی فوجوں کو عقب سے بھی خطرہ ہے - اس لئے رسل و رسائل کے انتظامات کرنا ضروری ہیں - برطانی فوجیں انڈاؤ کے مقام سے پیچھے ہٹ آئی ہیں - کیونکہ وہاں دشمن کی تعداد بہت زیادہ تھی - کل اتحادی جرنیلوں کی ایک کانفرنس ہوئی - آسٹریلین کمانڈر نے کہا کہ مجھے اپنی فوجوں کے بائیں بازو کے متعلق خطرہ ہے -

ملبورن - ۲۲ جنوری - آسٹریلیا کے وزیر پرواز نے ایک تقریر میں کہا کہ عین ممکن ہے - جاپانی فوجیں آج نیو گنی کے علاقہ پر فوج کشی کر دیں - میں یہ وارننگ دیتا ہوں کہ دشمن نیو گنی پر وسیع پیمانہ پر فوج کشی کرنے والا ہے - تا آسٹریلیا پر حملہ کرنے کیلئے اڈے حاصل کر سکے -

رنگون - ۲۲ جنوری - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے - کہ آج صبح مولمین کے ہوائی اڈہ پر بم باری کی گئی - دشمن کی جو فوج مولمین کے جنوب مشرق میں سرحد کو پار کر آئی ہے - آج ہمارے گشتی دستوں کا ان سے تصادم ہوا - مولمین کے مشرق میں رائل ایر فورس نے دشمن کو سخت نقصان پہنچایا - اور اسے ہر مقام پر روک دیا - اگرچہ حالات حوصلہ افزا ہیں - مگر اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ دشمن کی تعداد زیادہ ہے -

رنگون - ۲۳ جنوری - برمی اور انگریزی اخبار برما کی لڑائی کو بہت اہمیت دے رہے ہیں - اور اس بات کا شدید خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ جاپانی ٹوائے کو اڈہ بنا کر رنگون سے سنگاپور جانے والے سمندری رستہ کو روکنے کی کوشش کریں گے - معلوم ہوا ہے - کہ جاپانی تناسرم کے پہاڑوں میں ہاتھیوں کو استعمال کر رہے ہیں - جاپانی سپاہی ہاتھیوں پر چڑھے دیکھے گئے - جن کے آگے چھوٹی توپیں تھیں - جاپانیوں کی کوشش یہ ہے - کہ خلیج بنگال اور سیام کے درمیان برما کے علاقہ پر قبضہ کر لیا جائے -

ملبورن - ۲۲ جنوری - آسٹریلیا کے وزیر پرواز نے اعلان کیا ہے - کہ آسٹریلیا کے ہوائی اڈہ ربول کے پاس دشمن کے گیارہ جہاز دیکھے گئے - جن میں فوج بردار جہاز بھی شامل ہیں - اس شہر کے لئے شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے - اس لئے اسے خالی کر دیا جائیگا - وائرلیس سٹیشن اور تار گھر وغیرہ خود ہی تباہ کر دیئے گئے ہیں - آسٹریلین وزیر اعظم نے کہا ہے - کہ ہمارے لئے جنگ کا خطرہ اب پہلے سے بہت قریب اور خوفناک ہو گیا ہے -

بٹاویہ - ۲۲ جنوری - جزائر شرق الہند میں بیلک پپن کے تیل کے چشمے خود ہی پوری طرح تباہ کر دیئے گئے ہیں - یہ چشمے جزائر میں سب سے بڑے تھے - اور یہاں ۲۳ ہزار مزدور کام کرتے تھے - تباہی کی وجہ یہ خطرہ تھا - کہ جاپانی بھاری فوج کے ساتھ یہاں حملہ کرنے والے ہیں -

لنڈن - ۲۳ جنوری - مسٹر ایمری وزیر ہند نے ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ وہ فی الحال ہندوستان کی سیاسی حالت کے متعلق کوئی بیان نہیں دینا چاہتے - اور یہ بھی نہیں کہہ سکتے - کہ کب دے سکیں گے -

دہلی - ۲۳ جنوری - حکومت ہند نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ایسے اختیارات حاصل کر لئے ہیں - جنکی رو سے اُسے حق ہوگا - کہ تجارتی تنازعات کی بناء پر ہڑتال کرنے یا کسی اور طرح دکانیں اور کارخانے بند کرنے کی ممانعت کا اختیار صوبائی حکومتوں کو دے سکے -

قاہرہ - ۲۲ جنوری - ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے - کہ کل دشمن کی فوجوں نے اپنے باقی ماندہ ٹینکوں کے ساتھ مرسا بریگا کے جنوب میں حملہ کیا - جس سے ہماری فوج کو کچھ پیچھے ہٹنا پڑا - موسم کی خرابی کی وجہ سے برطانی فوجوں کی پیشقدمی مدھم پڑ گئی ہے -

ٹوکیو - ۲۲ جنوری - جاپانی وزیر اعظم جنرل ٹوجو نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جاپان اسوقت تک جنگ بند نہیں کرے گا - جب تک کہ اپنے مقاصد میں کامیاب نہ ہو جائے - ہم عظیم مشرقی ایشیاء میں تمام اہم فوجی اڈوں اور ذرائع پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں اس طرح جاپان جرمنی اور اٹلی کے تعاون سے زبردست مہمات کو توسیع دیگا - ہم مشرقی ایشیاء میں خوشحالی کا دور دورہ چاہتے ہیں -

لنڈن - ۲۲ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ ربن ٹراپ بلقانی ممالک کے دورہ پر روانہ ہو گیا ہے - مقصد یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یوگوسلاویہ سے جرمن فوجوں کو فارغ کرنے کے لئے وہاں بلقانی ممالک کی فوجیں رکھی جائیں - ہٹلر چاہتا ہے کہ موسم بہار میں اہم فوجی کارروائیوں کے لئے تمام جرمن فوجوں کو استعمال کیا جائے -

لنڈن - ۲۲ جنوری - خیال کیا جاتا ہے کہ جرمن - اٹلی اور جاپانی معاہدہ کا ایک نتیجہ یہ ہوگا کہ موسم بہار شروع ہوتے ہی جاپان بھی روس کے خلاف فوج کشی کر دیگا - تا اس کے خلاف ایک اور محاذ بنایا جا سکے -

سنگاپور - ۲۳ جنوری - کل یہاں جو ہوائی حملہ ہوا - اس میں ڈیڑھ سو جاپانی طیاروں نے حصہ لیا - ۳۰۴ اشخاص ہلاک ۲۵ شدید مجروح اور ۲۷ معمولی مجروح ہوئے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی -